Fikr-o-Nasar (Islamabad) 2:9 (1965)

غنا و سماع کے احکام

پروفیسر رفیع اللہ

غنا کی شرعی حیثیت کے متعلق دو قسم کے مسلک ھیں - ایک فقہاء کا جو عموماً اس کی حرمت کے قائل ھیں - اور دوسرا محدثین کا، جو اسے جائز سمجھتے ھیں اور اس کی حرمت کی تمام روایات کو ضعیف قرار دیتے ھیں - شیخ عبدالحق محدث دھلوی فرماتے ھیں :

> "ایک مسلک تو فقہا کا ھے جو غنا و مزامیر کے سخت منکر ھیں اور اس معاملہ میں تعصب اور عناد کا انداز اختیار کرتے ھیں بلکہ اس فعل کو گناہ کبیرہ اور اس کے جواز کے عقیدہ کو کفر زندقہ اور الحاد سمجھتے ھیں- فقہا کا یہ طرز عمل زیادتی ھے اور اعتدال اور انصاف کے مسلک سے باھر ھے - دوسرا مسلک محدثین کا ھے جو کہتے ھیں کہ تحریم غنا کے متعلق کوئی صحیح حدیث یا نص صریح موجود نہیں اور جو کچھ ھے تو وہ یا موضوع ھے یا ضعیف-(۱)

فقہا نے غنا کی حرمت کی بنا احادیث پر ھی رکھی ھے- لیکن چونکہ یہ احادیث محدثین کے نزدیک صحیح نہیں تھیں اس لئے کتب فقہ میں جہاں اس کی حرمت کا بیان ھوا ھے، وھاں ان احادیث کو بہت کم نقل کیا گیا ھے - اس مقصد کے لئے ھم حنفی فقہ کی سب سے زیادہ معتبر کتاب "ھدایہ" کو لیتے ھیں - صاحب ھدایہ نے مختلف جگہوں پر مثلاً کتاب الشھادۃ، کتاب الاجارۃ، کتاب الضمان والعقد اور کتاب الکراھیہ" میں غنا کی حرمت کا ذکر کیا ھے - لیکن کسی جگہ کوئی صحیح یا حسن حدیث ثبوت میں پیش نہیں کی صرف کتاب الشھادۃ میں ترمذی کی یہ روایت نقل کی ھے -

(۱) مدارج النبوۃ جلد اول ص ۲۴۵

” قاله علیه السلام نهی عن الصوتین الاحمقین النائحه“ و المغنیه“ - “
(نبی صلعم نے دو احمق آوازوں سے منع فرمایا ہے ایک نوحہ کرنے والی دوسری گانے والی -)

اب دیکھئے محدثین اس حدیث کے متعلق کیا فیصلہ سناتے ہیں -

قال النووی فی الخلاصه و محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی ضعیف ولعله اعتضد

امام نووی نے خلاصہ میں کہا کہ اس کا راوی محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی ضعیف ہے - ممکن ہے کوئی دوسری روایت اس کی معاضد ہو - (۱)

مشہور محدث کمال الدین اوقوی لکھتے ہیں :

ان محمد بن عبدالرحمان بن ابی لیلی قد انکر علیه هذا الحدیث و ضعف لاجله و قال ابن حبان انه کان ردی‌الحفظ کثیرالوهم فاحش‌الخطاء استحق الترک لذا ترکه احمد و قال انه سیئ‌الحفظ مضطرب الحدیث -

محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی کی اس حدیث کا انکار کیا گیا اور اسے ضعیف کہا گیا ہے ابن حبان کہتے ہیں کہ اس کا حافظہ بہت ردی تھا - اسے وہم بہت ہوتا تھا- فاحش غلطیاں کرتا تھا - وہ اس کا مستحق ہے کہ اسے ترک کردیا جائے اس لئے احمد بن حنبل نے اسے ترک کیا اور کہا کہ اس کا حافظہ ناقابل اعتبار ہے اور اس کی حدیثیں مضطرب ہوتی ہیں- (۲)

اسی طرح دوسری کتب فقہ میں بھی اس بارے میں بہت کم احادیث نقل ہوئی ہیں - تاہم کچھ احادیث ایسی ہیں جو اکثر واعظین کی زبان پر ہوتی ہیں اس لئے ان پر یہاں تفصیلی بحث کی ضرورت ہے - ہم شروع میں اشارتاً کہہ آئے ہیں کہ اس موضوع پر تمام کی تمام احادیث محدثین کے نزدیک قابل اعتبار نہیں ہیں -

قال ابن حزم انه لا یصح فی‌الباب حدیث ابدا و کل ما فیه فموضوع -

---

(۱) نصب الرایه فی تخریج احادیث الهدایه، ص ۲۱۱
(۲) امتاع ص ۲۸ حدیث خامس

ابن حزم کہتے ھیں کہ حرمت غنا کے متعلق ایک روایت بھی صحیح نہیں ھے اس بارے میں جو کچھ بھی ہے وہ سب موضوع ھے - (۱)

اگرچہ اس سلسلہ میں امام ابن حزم جیسے محدث کا قول کافی ھے لیکن اس کے باوجود ایک دو روایات کو بار بار پیش کیا جاتا ھے - اس لئے مناسب معلوم ھوتا ھے کہ ان روایات کی حیثیت بھی واضح کردی جائے - ان میں سے پہلی روایت یہ ھے -

الغنا ینبت النفاق فی القلب : گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ھے -

بعض حضرات نے اس روایت کو رسول خدا صلعم تک مرفوع کیا ھے اور بعض کہتے ھیں کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول ھے - احیاء العلوم کے مشہور شارح جناب سید مرتضیٰ زبیدی اس روایت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ھیں :

'' بعض لوگوں نے اس روایت کو نبی صلعم کا قول قرار دیا ھے لیکن یہ غلط ھے - ابو داؤد نے جس سند سے یہ روایت بیان کی ھے اس میں ایک شخص ایسا بھی ھے جس کا نام تک نہیں لیا گیا - بیہقی نے اسے مرفوعاً اور موقوفاً روایت کیا ھے یعنی ایک روایت میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بتایا ھے اور دوسری روایت میں صحابی کا - میں کہتا ھوں کہ اسے مختلف طریقوں سے مرفوعاً روایت کیا گیا ھے لیکن یہ تمام طریقے ضعیف ھیں - بیہقی کہتے ھیں کہ یہ ابن مسعود کا قول ھے - نبی صلعم کا قول نہیں - نیز اس کے طرق میں بعض راوی مجہول الحال ھیں - امام نووی کہتے ھیں کہ اس کے ضعف پر اتفاق ھے - زرکشی کا بھی یہی خیال ھے - ابن طاہر کہتے ھیں کہ اسے ثقہ لوگوں (شعبہ عن مغیرہ عن ابراھیم) نے روایت کیا ھے اور ابراھیم سے آگے کسی کا نام نہیں لیا - لہذا یہ ابراہیم کا قول ھے - ابن ابی الدنیا ملاھی کی مذمت کے سلسلے میں اس روایت کو نقل کرکے لکھتے ھیں کہ یہ ابراھیم کا قول نہیں بلکہ بات یوں ھے کہ ابراھیم کہتے تھے کہ لوگ کہتے ھیں کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ھے - میں کہتا ھوں یہ نہ تو ابراھیم کا قول ھے اور نہ کسی ایسے آدمی کا جس سے ابن ابی الدنیا نے مرفوعاً روایت کیا ھو - ابن عدی اور دیلمی نے ابوھریرہ سے اور بیہقی نے جابر رض سے یہ

(۱) نیل الاوطار جلد ۸ ص ۱۰۰

یوں روایت کیا ہے کہ گانا قلب میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی پیدا کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ روایت بھی ضعیف ہے کیونکہ ایک راوی علی بن حماد ہے جسے دار قطنی نے متروک قرار دیا ہے۔ دوسرا راوی ابن ابی رداء ہے جسے ابو حاتم نے منکر الحدیث کہا ہے۔ ابن جنید کہتے ہیں ابن ابی رداء تو ایک ٹکے کا بھی نہیں اور ابراہیم بن طہمان مختلف فیہ ہے۔ (۱)

ابو طالب مکی بھی اسے ابراہیم کا قول قرار دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

ان حماد روی عن ابراهیم الغنا ینبت النفاق فی القلب۔

حماد نے ابراہیم کی زبانی بیان کیا کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ (۲)

ابن طاہر کا قول ہے کہ:

اصح الاسانید فی ذلک من قول ابراهیم۔

صحیح ترین سند سے جو بات ثابت ہے وہ یہ ہے کہ یہ ابراہیم کا قول ہے۔

اب اس سلسلے کی ایک اور مشہور حدیث لیجئے جس سے غنا کی حرمت پر استدلال کیا جاتا ہے۔

قال صلعم ان الله عزوجل بعثنی رحمة و هدی للعالمین و امرنی ان امحق المزامیر و الکفارات یعنی البرابط و المعازف و الاوثان التی کان تعبد فی الجاهلیة۔

نبی صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سارے عالم کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں سازوں اور کفاروں یعنی بربطوں اور باجوں اور جاہلیت میں پوجے جانے والے بتوں کو توڑدوں۔ (مسند احمد)

یہ حدیث مشکوۃ شریف میں بھی آئی ہے اور ادنی سے اختلاف کے ساتھ اسے ابو داؤد اور طیالسی نے بھی نقل کیا ہے۔ روایت میں ایک شخص علی بن یزید ہے۔ ابن حجر نے اسے ضعیف کہا ہے۔ (۳)

(۱) شرح احیاء علوم الدین جلد ۶ صفحہ ۴۶۶
(۲) قوت القلوب ص ۶۲
(۳) تقریب التهذیب

تہذیب التہذیب میں ہے :
قال حرب عن احمد ہو دمشقی کانہ ضعفہ ۔

(حرب نے کہا وہ دمشقی ہی تو ہے اور انہوں نے اس انداز سے یہ فقرہ کہا جیسے وہ اسے ضعیف بتا رہے ہوں) اسی کتاب میں ایک اور قول یحیٰی بن معین کا بھی ہے ۔

قال یحیٰی بن معین علی بن یزید واہی الحدیث کثیرالمنکرات ۔

یحیٰی بن معین نے کہا علی بن یزید کی حدیث ناقابل اعتبار ہے وہ اکثر منکر حدیثیں بیان کرتا ہے ۔ تہذیب التہذیب

غرض علی بن یزید تمام محدثین کے نزدیک ضعیف ہے ۔ اس روایت کا ایک اور راوی عبیداللہ بن زجر ہے جو علی بن یزید سے روایت کرتا ہے اس کے متعلق ائمہ حدیث فرماتے ہیں ۔

قال ابو مسہر انہ صاحب کل معضلۃ و قال ابن معین ضعیف و قال مرۃ لیس بشیئی و قال ابن المدینی منکر الحدیث و قال الدار قطنی لیس بالقوی و قال ابن حبان روی موضوعات عن الاثبات و اذا روی عن علی بن یزید اتی بالطامات ۔

ابو مسہر نے کہا کہ اس کی تمام روایتیں معضل ہوتی ہیں ۔

یحیٰی بن معین نے کہا کہ وہ ضعیف ہے اور ایک مرتبہ کہا کہ وہ کوئی چیز نہیں ابن المدینی اسے منکر الحدیث کہتے ہیں ۔ دارقطنی نے کہا کہ وہ ثقہ آدمیوں کا نام لے کر موضوع حدیثیں روایت کرتا تھا اور جب وہ علی بن یزید سے روایت کرتا ہے تو وہ اور زیادہ موضوع ہوتی ہیں ۔

نیل الاوطار کے فاضل مصنف علامہ شوکانی نے سماع کی شرعی حیثیت پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے " ابطال دعوی الاجماع فی تحریم مطلق السماع " اس کتاب میں انہوں نے مسئلہ کے ہر پہلو پر بڑی تفصیل سے بحث کی ہے ایک جگہ پر سماع کی بابت احادیث اور ان کے متعلق محدثین کا نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

" سماع اور مزامیر کی حرمت کے متعلق بہت سی روایتیں ہیں جن کو بعض علما مثلاً ابن حزم، ابن طاہر، ابن ابی الدنیا، ابن حمدان اور امام ذہبی وغیرہم نے اپنی کتابوں میں یکجا کیا ہے - ان میں زیادہ تر روایات وہ ہیں جو غنا کی ممانعت سے متعلق ہیں - ان تمام احادیث کا جواب ان علما نے دیا ہے جو اسے جائز سمجھتے ہیں - چنانچہ کمال الدین اوقوی اپنی کتاب الامتاع میں کہتے ہیں کہ ظاہریہ، مالکیہ، حنابلہ، شافعیہ ہر ایک میں سے ایک جماعت نے ان تمام احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے جو حرمت غنا کے بارے میں وارد ہوئی ہیں - ان روایت کو ائمہ اربعہ، داود ظاہری اور سفیان ثوری میں سے کسی نے حجت تسلیم نہیں کیا - حالانکہ یہ لوگ مجتہدین کے سرخیل ہیں اور ان کے مذاہب کے بے شمار پیرو موجود ہیں - ابو بکر بن العربی نے بھی اپنی کتاب احکام الاحادیث میں ان روایات کا ذکر کرکے انھیں ضعیف قرار دیا ہے - وہ کہتے ہیں کہ غنا اور مزامیر کی حرمت کے متعلق جس قدر روایات ہیں ' ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں -

ابن طاہر تو یہاں تک کہتے ہیں کہ ان روایات کا ایک لفظ بھی صحیح نہیں - علاؤالدین اپنی شرح "تعرف" میں ابن حزم کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ اس بارے میں کوئی حدیث بھی صحیح نہیں - اگر کوئی حدیث صحیح ہوتی تو ہم سب سے پہلے اس کو مانتے' لیکن حالت یہ ہے کہ اس بارے میں جتنی روایات موجود ہیں وہ سب کی سب موضوع ہیں - پھر ابن حزم نے اس بات پر قسم کھائی - " (۱)

یہ تو تھیں وہ احادیث جن سے غنا کی حرمت ثابت کی جاتی ہے - اس کے برعکس کچھ احادیث ایسی بھی ہیں جن سے غنا کا جواز پیدا ہوتا ہے اور علامہ سید مرتضیٰ زبیدی نے انھیں شرح احیاء علوم الدین میں نقل کیا ہے - فرماتے ہیں -

۱) ترمذی احمد بن منیع سے اور ابن ماجہ محمد بن طالب حاطب الجمعی سے رسول اللہ صلعم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں -

---

(۱) ابطال دعوی الاجماع فی تحریم مطلق السماع صفحہ ۲۰ و ۲۱

فصل مابین الحلال والحرام الدف و الصوت ۔

جائز اور ناجائز نکاحوں میں دف اور گانے کا فرق ہے ۔

یہ روایت دوسری اسناد سے حضرت عائشہ رض جابر اور ربیع بنت معوذ سے بھی مروی ہے ۔ احمد نے اپنی مسند میں اور نسائی نے اپنی سنن میں اسے نقل کیا ہے ۔ مشکوۃ میں بھی یہ روایت نقل ہوئی ہے ۔ حاکم نے مستدرک میں اس کی تصحیح کی ہے ۔ اس حدیث سے شادی پر صرف دف اور گانے کا جواز ہی ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بعض اوقات شادی بیاہ کے مواقع پر یہ چیزیں انتہائی ضروری ہوجاتی ہیں ۔ اور بغیر کسی دقت ان کے حلال و حرام کے ملتبس ہونے کا اندیشہ پیدا ہوسکتا ہے ۔

۲) بخاری شریف میں حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ :۔

زفت امراۃ رجل من الانصار فقال النبی صلعم یا عائشہ ما کان معکم من لھو فان الانصار یعجبھم اللھو ۔

عائشہ صدیقہ نے ایک عورت کی کسی انصاری سے شادی کی ۔ جب رخصت کیا تو نبی صلعم نے فرمایا اے عائشہ تم لوگوں کے پاس کوئی سامان لہو نہ تھا، حالانکہ لہو کو انصار پسند کرتے ہیں ۔

اس روایت سے ظاہر ہے کہ اگر "لہو" حرام ہوتا تو نبی صلعم انصار کے "لہو" سے دلچسپی لینے پر ناراضگی کا ضرور اظہار فرماتے ۔

۳) جاء النبی صلعم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف و یندبن من قتل آبائی اذ قالت احدھن و فینا نبی یعلم ما فی غد فقال صلعم دعی ھذا و قولی التی کنت تقولین ۔

ربیع بنت معوذ کہتی ہیں جب میری رخصتی ہوئی تو نبی صلعم تشریف لائے اور اس طرح بیٹھے جس طرح تم میرے سامنے بیٹھے ہو ۔ اتنے میں ہماری کچھ باندیوں نے دف پر گا گا کر میرے مقتول آباؤ اجداد کا ندبہ کیا ۔ ان میں سے ایک نے مصرعہ یوں کہہ دیا ۔

هم میں ایک نبی ایسا ہے جو کل کی بات بھی جانتا ہے - آپ صلعم نے فرمایا - اسے چھوڑو اور وہی کچھ کہو ' جو پہلے کہہ رہی تھی -

۴) ابن ماجہ میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ :-

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر ببعض ازقۃ المدینۃ فاذا ھو بجوار یضر بن بدفھن و یغنین و یقلن

یا حبذا محمد من جار نحن جوار من بنی نجار

فقال النبی صلعم اللہ یعلم انی لاحبکن -

رسول خدا صلعم مدینہ کی ایک گلی سے گذرے تو دیکھا کہ کچھ لڑکیاں دف بجا بجا کر گارہی ہیں - ہم سب بنی نجار کی لڑکیاں ہیں- خوشا نصیب کہ آج محمد صلعم ہمارے پڑوسی ہیں - آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ میں تم سے محبت رکھتا ہوں -

۵) نسائی سائب بن یزید سے اور طبرانی جید سے روایت کرتے ہیں :

ان امراۃ جاءت الی رسول اللہ صلعم فقال یا عائشہ اتعرفین ھذہ فقالت یا نبی اللہ حدثنا قال ھذہ قینۃ بنی فلان - تحبین ان تغنیک فغنتھا فقال النبی صلعم قد نفخ الشیطان فی منخریھا -

ایک عورت نبی صلعم کے پاس آئی- آپ نے پوچھا- عائشہ تم اسے پہنچانتی ہو - عائشہ صدیقہ نے کہا آپ بتائیے میں نہیں جانتی - فرمایا یہ فلاں قبیلہ کی مغنیہ ہے ' کیا تم اس کا گانا سننا پسند کروگی - اس کے بعد اس نے حضرت عائشہ کو گانا سنایا - آپ نے فرمایا یہ تو غضب کی گانے والی ہے -

'' نفخ الشیطان فی منخریھا'' کے معنی یہ بھی کئے جاتے ہیں کہ اس کے نتھنوں میں شیطان نے پھونک ماری ہے - لیکن یہ معنی عربی محاورہ کے مطابق نہیں ہیں - منجد اور اقرب الموارد میں ہے - نفخ الشیطان فی انفہ ای تطاول الی مالیس لہ- نفخ الشیطان فی انفہ کے معنی ہیں وہ امکان سے بھی آگے بڑھ گیا- پس یہاں اس کا صحیح مفہوم یہی ہے کہ وہ غضب کی مغنیہ ہے - یہ مفہوم تو نفس حدیث کے بھی خلاف ہے اگر یہ شیطانی کام ہوتا تو حضور عائشہ صدیقہ

سے یہ کبھی نہ فرماتے کیا تم اس کا گانا سننا پسند کرو گی ۔

٦) حضرت عائشہ نے اپنی کسی رشتہ دار انصاریہ کا نکاح کرادیا ۔ نبی صلعم تشریف لائے تو آپ نے پوچھا کیا تم لوگوں نے لڑکی کو رخصت کردیا ہے ۔ عرض کیا " جی ہاں " فرمایا کیا کسی گانے والی کو اس کے ساتھ کردیا تھا ۔ کہا " نہیں " فرمایا انصار تو عورتوں کے گانے سے دلچسپی رکھتے ہیں ۔ کاش تم نے اس لڑکی کے ساتھ کوئی بھیج دیا ہوتا ' جو یہ گاتا ہوا جاتا :-

اتیناکم اتیناکم ۔ فحیونا نحیکم
لولا الذہب الاحمر ۔ ما حلت بوادیکم
لولا الحطنۃ السمراء ۔ ما سمنت عذاریکم ۔

ہم تمہارے گھر آئے ۔ ہم تمہارے گھر آئے ۔ تم ہم پر سلامتی بھیجو اور ہم تم پر ۔ اگر زر سرخ نہ ہوتا تو تمہارے ہاں کوئی نہ آتا اور اگر گندم کے بھورے دانے ہوتے تو تمہاری لڑکیاں گداز نہ ہوتیں ۔

٧) اس مضمون کی ایک اور روایت حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی بیان فرماتے ہیں :-

کسی انصاری نے عائشہ صدیقہ کے خاندان میں کہیں شادی کی ۔ عائشہ صدیقہ نے لڑکی کو رخصت کردیا تو نبی صلعم نے پوچھا تم نے دلہن کو رخصت کردیا ۔ عرض کیا جی ہاں ۔

فرمایا اس کے ساتھ کوئی گانے والا بھی بھیجا ؟ انصار تو گانے کو پسند کرتے ہیں ۔ عرض کیا نہیں ۔

نبی صلعم نے زینب سے فرمایا (جو مدینہ میں رہتی تھی اور گاتی تھی) جلدی روانہ ہو ' دلہن کے ساتھ جاؤ ۔

٨) مسجد نبوی میں حبشیوں کے کھیل کے متعلق روایات تو حدیث کی سب کتب میں آئی ہیں ۔ امام غزالی نے بھی ان تمام روایات کو مفصلا احیاء العلوم میں درج کیا ہے ۔

ایک روایت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حبشی رقص بھی کر رہے تھے اور گا بھی رہے تھے -

کالت الحبشه یزفنون عن یدی النبی صلعم ویر قصون ' محمد عبد صالح -

حبشی آپ کے سامنے پاؤں مار مار کر ناچتے اور یہ الا پتے تھے محمد اللہ کے سچے بندے ہیں -

مضمون ختم کرنے سے پہلے ہم امام شعرانی کی ایک مختصر سی بحث نقل کرتے ہیں جو اس مضمون کے لئے ایک خلاصہ کی حیثیت رکھتی ہے -
'' سماع کے بارے میں علما کی آراء مختلف فیہ ہیں - ان میں سے بعض تحریم کے قائل ہیں لیکن محققین اس تحریم کو اس بات پر محمول کرتے ہیں جب اس کے سننے سے حماقت' نفاق وغیرہ بیماریاں پیدا ہوں - امام ابوالفضل محمد بن طاہر بن علی مقدسی محدث نے اس مسئلہ پر ایک کتاب لکھی ہے اور ان لوگوں کے دلائل کی تردید کی ہے جو اسے حرام ٹھیراتے ہیں بلکہ اس حدیث پر بھی جرح کی ہے جس سے حرمت مزامیر و غنا کا وہم پیدا ہوسکتا ہے اور اس سلسلہ میں ان محدثین کا ذکر بھی کیا ہے جنہوں نے حرمت کے قائل لوگوں پر جرح کی ہے - پھر صحیح احادیث سے گانے' بانسری' دف اور ستار وغیرہ کا جواز ثابت کیا ہے - بلکہ دف کو تو سنت بتایا ہے -

(لطائف جلد ۲ صفحہ ۱۰۶)

[سماع و غنا کے معاملے میں فقہا کے ہاں جو شدت پائی جاتی ہے' تو اس کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ ایک زمانے میں مسلمانوں میں یہ چیزیں اس حد کو پہنچ گئی تھیں کہ ان سے معاشرہ کی اخلاقی حالت دگرگوں ہوگئی تھی' چنانچہ فقہا کو بحیثیت قانون ساز کے ' لہو و لعب کی اس افراط کا تدارک کرنا پڑا - ان کے یہ فتاوی اس زمانے سے تعلق رکھتے ہیں - مدیر]

* * * * *